



سوال

(207) عورت کے ایام مخصوصہ میں طلاق کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک خاتون دو بچوں کی ماں ہے۔ جب اس کے خاوند نے اسے طلاق دی تو وہ ایام مخصوصہ گزار رہی تھی مگر اس نے خاوند کو اس سے آگاہ نہ کیا۔ وہ قاضی کے پاس کورٹ میں گئے تو وہاں بھی اس نے اس بات کو چھپائے رکھا، صرف عورت کی ماں کو اس بات کا علم تھا۔ اس نے بیٹی سے کہہ رکھا تھا کہ عدالت کو اس بات سے آگاہ نہ کرنا ورنہ طلاق قطعاً مؤثر نہیں ہوگی اس کے بعد عورت میکے چلی گئی۔ پھر اس نے بچوں کے ضائع ہونے کے خوف سے خاوند سے رجوع کرنا چاہا۔ اس طلاق کے متعلق شرعی حکم کیا ہے جو دوران حیض دی گئی؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

دوران حیض ہونے والی طلاق کے بارے میں علماء کا لمبا چوڑا اختلاف ہے کہ آیا یہ طلاق مؤثر ہوگی یا لغو قرار پائے گی؟ مشہور علماء کا کہنا ہے کہ ایسی طلاق مؤثر ہوگی اور ایک طلاق شمار ہو جائے گی، ہاں خاوند سے کہا جائے گا کہ وہ بیوی سے رجوع کر لے، پھر اسے آئندہ سے آئندہ طہر تک ایسے ہی پھوڑے رکھے، پھر اگر چاہے تو اسے طلاق دے دے چاہے تو بیوی بنا کر روک لے۔ ائمہ اربعہ امام احمد، امام شافعی، امام مالک اور امام ابو حنیفہ سمیت مشہور علماء کا یہی مذہب ہے جبکہ ہمارے نزدیک شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب راجح ہے۔ ان کا مذہب یہ ہے کہ ایام حیض کے دوران دی گئی طلاق غیر مؤثر ہوگی کیونکہ یہ طلاق اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے خلاف ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

(مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا هَذَا فَمُورِدٌ) (متفق علیہ)

”جو شخص کوئی ایسا عمل کرے جس کے متعلق ہمارا حکم نہیں ہے تو وہ مردود ہے۔“

خاص طور پر اس مسئلے کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی یہ حدیث دلیل ہے کہ انہوں نے دوران حیض اپنی بیوی کو طلاق دی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا علم ہوا تو آپ نے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا :

(مَرْءٌ فَلْيُرْجِعْنَا ثُمَّ لِيَرْثُنَا حَتَّى تَطْلُقَ، ثُمَّ تَحْضِ، ثُمَّ تَطْلُقِ، ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ بَعْدَ أَنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمْسَ فَبَلَكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُطْلَقَ لَنَا النِّسَاءُ) (متفق علیہ واللفظ لمسلم، کتاب الطلاق، حدیث 1)

”اسے حکم دو کہ وہ بیوی سے رجوع کرے پھر اسے آئندہ سے آئندہ طہر تک اسی حالت پر پھوڑے رکھے، پھر چاہے تو اسے پھوڑے بغیر طلاق دے دے اور اگر چاہے تو بیوی بنا کر روک لے اور یہ وہ مدت ہے کہ جس کے اندر عورتوں کو طلاق دینے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔“

پس وہ مدت جس کے مطابق اللہ تعالیٰ نے طلاق دینے کا حکم دیا ہے یہ ہے کہ انسان اپنی بیوی کو طہر کی حالت میں بغیر جماع کئے طلاق دے۔ چنانچہ اس بنا پر اگر خاوند نے دوران حیض بیوی کو طلاق دی تو چونکہ اس نے اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق طلاق نہیں دی اس لیے وہ مردود ہوگی۔ لہذا یہ طلاق جو اس عورت کو دی گئی تھی ہماری رائے میں غیر مؤثر ہے اور عورت ابھی تک خاوند کے عقد میں ہے۔ آدمی کو طلاق دیتے وقت اس کے ظاہر ہونے کا علم تھا یا نہیں، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ لیکن اگر خاوند کو اس کے غیر ظاہر ہونے کا علم تھا تو گناہ گار بھی ہوگا اور طلاق بھی واقع نہیں ہوگی، اور اگر اسے اس بات کا علم نہیں تھا تو وہ نہ گناہ گار ہوگا نہ طلاق نافذ ہوگی۔۔۔ شیخ محمد بن صالح عثیمین۔۔۔

هَذَا مَا عِنْدِي وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

فتاویٰ برائے خواتین

طلاق، صفحہ: 224

محدث فتویٰ